سوال

(129) نزول عیسیٰ کے قائلین سے چند سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمیں ایک نئی جماعت کی طرف سے جس کا نام : " المُسلمین "ایک پمفلٹ ملا ہے ، جس کے اوپر نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں چند سوال کیے گئے ہیں ۔ ہم یہ آپ کی طرف بھیج رہے ہیں ۔ آپ ہمیں ان کے جواب عنایت فرمائیے ،تاکہ دلی سکون حاصل ہو ۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے قائلین سے چند سوالات

1 ۔ عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول نبی ورسول کی حیثیت سے ہوگا یا امتی کی حیثیت سے ؟

2 ۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام ایک امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے تو کیا کسی امتی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ سارے اہل کتاب اور غیر مسلموں سے کہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ؟

3 ۔ قرآنِ حکیم میں جہاں ساری انسانیت اور اہل کتاب کو دعوتِ اسلام دی گئی ہے کیا وہاں یہ بات ان سے کہی گئی ہے کہ تم ایک امتی (عیسیٰ علیہ السلام) پر بھی ایمان لانا ؟

4 ۔ کیا قرآن و حدیث میں یہ لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بطور امتی ہوگا ؟ % عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ نزول کے وقت ''نبی ''کی بجائے ''امتی ''ماننے سے ان کی نبوت کا انکار تو لازم نہیں آئے گا ؟ (کیونکہ بزبان عیسیٰ علیہ السلام قرآنِ حکیم میں سورۂ مریم آیت نمبر : ۳۰ میں ہے وَجَعَلَنِي نَبِيًّا اور اس (اللہ) نے مجھے نبی بنایا ہے ۔ ''

5 ۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول کی حیثیت سے آئیں گے تو اس وقت آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ؟ کیا محمد ﷺ کی بعثت کے بعد بھی کس نبی یا رسول کی ضرورت ہے ؟

6 ۔ اگر تمام انبیاء علیہم السلام کے آخر میں آنے والی ہستی عیسیٰ علیہ السلام کو مانا جائے تو محمد ﷺ کے اس فرمان کا : «فَإِنِّي آخِرُ الأَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» ''میں تمام نبیوں کے آخر پر ہوں اور میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ ''کا کیا معنی و مفہوم ہوگا ؟

7 ۔ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر اٹھایا جانا اور وہاں صدیوں رہنا اور پھر زمین پر نزول فرمانا اللہ کی نعمتوں میں سے ہے یا نہیں ؟ (اگر نعمتوں میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی نعمتیں یاد کرائے گا ۔ ان نعمتوں میں عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر اٹھایا جانا ، پھر زمین پر نزول فرمانے کا کوئی ذکر نہیں ہے ، اس کی کیا وجہ ہے ؟) کیا (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ اتنی بڑی نعمت کا ذکر کرنا بھول گئے ہیں یا آسمانوں پر اٹھایا جانے کا واقعہ ہی رونما نہیں ہوا ہے ؟

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ : محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں ، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے تمام انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کو ختم اور بند کردیا ہے ۔ اب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بطور امتی یا نبی نہیں ہوگا ۔ آپ a سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام وفات پاچکے ہیں ، جن میں عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں ۔ نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ہر لحاظ سے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو منظم سازش سے مسلمانوں میں پھیلایا گیا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول نبی، رسول اور محمد رسول اللہ a کے امتی کی حیثیت سے ہوگا۔ قرآنِ مجید میں ہے :

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ (النسآء)

''مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے حکم ہیں، جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا اور اس کے پاس کی روح ہیں، اس لیے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں، اس سے باز آجاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہے۔''

نیز قرآنِ مجید میں ہے :

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ (المائدة)

''مسیح ابن مریم سوائے پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں، اس کی والدہ ایک راست باز عورت تھیں، دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے۔''

نیز قرآنِ مجید میں ہے :

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا (مریم)

''آپ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔''

اور قرآنِ مجید میں ہے :

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ (٨١) فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (٨٢) (آل عمران)

''جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں، پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو، سب نے کہا ہمیں اقرار ہے۔ فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں پس اس کے بعد بھی جو پلٹ جائے وہ یقیناً پورے نافرمان ہیں۔''

2۔ پہلے سوال کے جواب میں گزر چکا ہے کہ مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا نزول نبی، رسول اور محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی کی حیثیت سے ہوگا، لہٰذا یہ سوال 'کیا امتی کو یہ حق حاصل ہے کہ

وہ سارے اہل کتاب اور غیر مسلموں سے کہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ؟ ''بنتا ہی نہیں، کیونکہ مسیح عیسیٰ علیہ السلام امتی ہونے کے ساتھ ساتھ رسول و نبی بھی ہیں۔ بطور مثال ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے امتی بھی ہیں اور رسول و پیغمبر بھی۔ لوط علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام کے امتی بھی ہیں اور رسول و پیغمبر بھی۔ تو مسیح علیہ السلام، محمد رسول اللہ a کے امتی بھی ہیں اور رسول و پیغمبر بھی۔ تو ان کا لوگوں کو اپنے آپ پر ایمان لانے کی دعوت دینا، رسول و پیغمبر کی حیثیت سے ہے۔

3۔ اس سوال کا جواب نمبر: (۱) اور نمبر: (۲) میں بیان ہو چکا ہے۔

4۔ اس کا جواب نمبر: (۱) میں گزر چکا ہے۔

5۔ مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ان کو امتی ماننے سے ان کے رسول و نبی ہونے کا انکار لازم نہیں آتا، جیسا کہ ان کو رسول و نبی ماننے سے ان کے امتی ہونے کا انکار لازم نہیں آتا۔ دیکھئے لوط علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام کے امتی ہیں۔ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ﴾ [العنکبوت: ٢٦] ''پس ابراہیم علیہ السلام پر لوط علیہ السلام ایمان لائے۔'' تو اب اس سے لوط علیہ السلام کے رسول و نبی ہونے کا انکار لازم نہیں آتا، تو مسیح علیہ السلام بوقت نزول امتی ہونے کے ساتھ ساتھ رسول و نبی بھی ہیں، بلکہ فی الحال بھی وہ رسول و نبی اور امتی ہیں۔

سائل نے پہلے سوال میں ''دوبارہ نزول'' لکھا ہے، اب کے پانچویں سوال میں بھی ''دوبارہ نزول'' لکھا ہے، حالانکہ یہ بالکل غلط ہے، کیونکہ مسیح علیہ السلام کا آسمان سے نزول صرف ایک بارہ ہے دوبارہ نہیں۔

6- مسیح علیہ السلام کو رسالت و نبوت محمد رسول اللہ ﷺ سے تقریباً پانچ چھ سو سال پہلے ملی ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا (٢٩) قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ (مریم)

''سب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں؟ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔''] الآیۃ۔

نیز قرآنِ مجید میں ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (٦) (الصف)

''اور جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰ نے اے بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں، جن کا نام احمد ہے۔'' الآیۃ۔

تو مسیح علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو اس وقت بھی آخری نبی محمد رسول اللہ a ہی ہوں گے، کیونکہ مسیح علیہ السلام فرما رہے ہیں:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

تو نبی کریم ﷺ کے بعد نئے سرے سے کسی نبی و رسول کی بعثت کی تو کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں! نبی کریم ﷺ کے بعد پہلے نبی و رسول مسیح علیہ السلام کو آپ ﷺ کی تائید و تصدیق کے لیے اور فساد و فتنہ کی سرکوبی کی خاطر نازل کرنے کی ضرورت ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا» (الحدیث)

(صحیح البخاری   کتاب احادیث الانبیاء   باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)

[''عنقریب اتریں گے تم میں ابن مریم حاکم منصف۔'']

7۔ اس کا جواب نمبر : (٦) میں گزرچکا ہے۔ دیکھئے : «اِنَّہ لَا نَبِیَّ بَعدِیْ۔» (بخاری   کتاب الانبیاء   باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ، مسلم   کتاب الامارۃ   باب الامر بالوفاء ببیعۃ الخلفاء) ''میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔''

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے اور «لَیُوشِکَنَّ اَنْ یَنزِلَ فِیکُمُ ابنُ مَرْیَمَ» بھی نبی کریم | ﷺ کا ہی فرمان ہے دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں ، کیونکہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے : وَمُبَشِّرا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ   تو : «اِنَّہ لَا نَبِیَّ بَعدِی» کا معنی و مفہوم مسیح علیہ السلام نے وَمُبَشِّرا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ   فرما کر بیان کردیا ہے ان کے اس بیان کے بعد کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔

8۔ نعمتوں میں سے ہے۔ (معلوم ہے مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بغیر باپ پیدا فرمانا ، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ہے۔ تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی نعمتیں یاد کرائے گا ، ان نعمتوں میں مسیح علیہ السلام کے بغیر باپ پیدا کیے جانے کا کوئی ذکر نہیں ہے ، اس کی کیا وجہ ہے ؟ سائل اس کی جو وجہ بیان کرے گا ، وہی یا اس سے ملتی جلتی وجہ مسیح علیہ السلام کے رفع اِلی السماء اور نزول من السماء کی آپ بیان کرسکتے ہیں۔ پھر رفع و نزول کے اس خاص مقام پر ذکر نہ ہونے سے ان کی نفی نہیں نکلتی ، جیسا کہ اس خاص مقام پر ولادتِ مسیح علیہ السلام بغیر باپ کا بھی ذکر نہیں تو اس سے اس کی نفی تو نہیں نکلتی۔ پھر اس آیت کریمہ

اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ   (المائدۃ)

''اے عیسیٰ ابن مریم ! میرا انعام یاد کرو ، جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے۔'' میں مریم علیہا السلام پر نعمتوں کا ذکر بھی ہے ، مگر آگے جو نعمتیں بیان ہوئیں ان میں زکریا علیہ السلام کے ان کے کفیل بننے اور رزق ملنے والی نعمتوں نیز اصطفاء علی العالمین والی نعمت کا کوئی ذکر نہیں اس کی کیا وجہ ؟ کیا یہ نعمتیں نہیں تھیں۔ نیز اسی آیت کریمہ میں ہے : تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا   مہد میں کلام کرنے کا تو قرآنِ مجید میں ذکر ہے ، جیسا کہ آیت : قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ   الخ ، میں گزرچکا ہے اور سن کہولت میں مسیح علیہ السلام کا انسانوں کے ساتھ کلام کرنا آج تک ثابت نہیں ہوسکا تو لا محالہ نزول کے بعد سنِ کہولت میں وہ انسانوں کے ساتھ کلام کریں گے ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام و خبر دینا : تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا   صدق و حق ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے :

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا   [النساء]

اور ایک مقام پر ہے :

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا   (النساء)

ورنہ لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام و خبر دینا واقع کے مطابق نہ ہو اور یہ لازم محال و باطل ہے۔) اس سوال کے انداز کو لیا جائے تو کہا جاسکتا ہے ، اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام کو ان پر اور ان کی والدہ پر اپنی نعمتیں قیامت کے دن یاد کرائے گا ان نعمتوں میں مسیح علیہ السلام کے بغیر باپ پیدا کیے جانے ، ان کی والدہ کے اصطفاء علی العالمین ، انہیں رزق ملنے اور زکریا علیہ السلام کے ان کے کفیل بنائے جانے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ اتنی بڑی نعمتوں کا ذکر کرنا بھول گئے ہیں یا یہ نعمتیں واقع ہی میں رونما نہیں ہوئیں ؟ تو سائل جو جواب دے وہی یا اس سے ملتا جلتا جواب رفع و نزول کا آپ دے لیں۔ تو بھول والی بات کوئی نہیں۔ قرآنِ مجید میں ہے : لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى   (طٰہٰ : ۵۲)

اور ایک مقام پر ہے : وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا   بلکہ نعمتی در آیت : اُذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ   [مریم] الخ ، میں مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ پر تمام نعمتیں ذکر ہوگئی ہیں ، خواہ اس مقام پر بعد

میں ان کا ذکر آیا ہے، خواہ ذکر نہیں آیا۔ تو مسیح علیہ السلام کا رفع اِلی اللہ تعالیٰ اور نزول دونوں ثابت ہیں۔ قرانِ مجید میں ہے :

بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ (النسآء)

''بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے۔''

نیز قرآنِ مجید میں ہے : (وَرَافِعُكَ إِلَيَّ (آل عمران)

''اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔''

صحیح مسلم میں ہے :

حَدَّثنا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال : نا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عطَاءِ بنِ مِيْنَاء عَنْ أَبِي هريرة قال : قال رَسُولُ اللهِ ﷺ : وَاللّٰهِ لَيَنزِلَنَّ ابنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا (الحديث)

''اللہ کی قسم !ابن مریم ضرور ضرور اتریں گے حاکم عادل۔'' نیز صحیح مسلم میں ہے :

حَدَّثنا الوَلِيدُ بنُ شُجَاعٍ وَهَارُونُ بنُ عَبدِ اللهِ، وَحَجَّاجُ بنُ الشَّاعِرِ قالُوا : نا حَجَّاجٌ وهو ابنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابنِ جُرَيْجٍ قال : أَخبرَنِي أبُو الزُّبَيْرِ أَنَّه سَمِعَ جابِرَ بنَ عَبدِ اللهِ يَقُولُ : سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِن أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَومِ القِيَامَةِ قال : فَيَنزِلُ عِيسَى ابنُ مَرْيَمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُم

(الحدیث) (صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا محمد ﷺ)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : ''ہمیشہ رہے گی، ایک جماعت میری امت سے حق پر قتال کرتے رہیں گے غالب قیامت کے دن تک۔ ''آپ ﷺ نے فرمایا : ''عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو ان کے امیر کہیں گے، آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ تو عیسیٰ ابن مریم فرمائیں گے، نہیں بے شک بعض تمہارا بعض پر امیر ہے۔ اس امت کو اللہ تعالیٰ کے مکرم کرنے کی وجہ سے۔''

تو حقیقت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آخر الأنبیاء ہیں، جس کا واضح مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر تمام انبیاء علیہم السلام کے سلسلے کو ختم اور بند کر دیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کسی کو نبوت و رسالت عطا نہیں فرمائے گا۔ باقی رہے مسیح علیہ السلام تو ان کو اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے عطا فرمائی ہے، آپ کے بعد مسیح علیہ السلام کے نزول کے وقت ان کو اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت عطا نہیں فرمائی۔ خود مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں :

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ الآیۃ

تو مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا نزول پہلے نبی و رسول اور حالاً امتی کی حیثیت سے ہوگا۔ محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء علیہم السلام وفات پاچکے ہیں، جن میں مسیح عیسیٰ علیہ السلام شامل نہیں، کیونکہ وہ اللہ کی طرف اٹھالیے گئے ہیں اور نزول فرمائیں گے۔ چند منٹ کے لیے بالفرض تسلیم کرلیا جائے کہ مسیح علیہ السلام بھی نبی کریم ﷺ سے پہلے وفات پاگئے تھے، پھر بھی وہ نزول ضرور فرمائیں گے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر ان کے نزول کو بیان فرمایا ہے۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ستر ساتھیوں پر موت طاری کردی، پھر ان کو زندہ کرکے دنیا میں واپس لوٹادیا، اسی طرح ایک بستی پر گزرنے والے پر سو برس موت وارد کردی، پھر زندہ فرماکر دنیا میں لوٹادیا۔ نیز موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں بستی چھوڑنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے موت دے دی، پھر انہیں زندہ فرمادیا۔ تو مسیح بالفرض اگر فوت شدہ ہی تسلیم کرلیے جائیں، قرب قیامت اللہ تعالیٰ انہیں ضرور نازل فرمائیں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ (البقرۃ) «وَاللہِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ» تو نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ہر لحاظ سے اہل اسلام کا عقیدہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو حلفاً بیان فرمایا ہے۔ باقی کچھ عیسائی بھی نزول کے قائل ہیں تو درست ہے ، کیونکہ عقیدہ حق ہے ، سب عیسائیوں کو یہ عقیدہ اپنانا چاہیے اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کچھ عیسائی عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ اللہ یا الٰہ یا اللہ کے بیٹے نہیں تو ان کا یہ عقیدہ درست ہے تمام عیسائیوں کو یہ عقیدہ اپنانا چاہیے۔ اب اس کا مطلب یہ تو نہیں نکلتا ، چونکہ کچھ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے ، لہٰذا اہل اسلام کو یہ عقیدہ نہیں اپنانا چاہیے ، کیونکہ عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ دیکھئے عیسائی بلکہ یہودی بھی موسیٰ علیہ السلام ، اسحاق علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کے نبی و رسول مانتے ہیں ، ان کی رسالت و نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں تو اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ان انبیاء علیہم السلام کی نبوت و رسالت کا عقیدہ نہیں رکھتا ، کیونکہ یہودی عیسائی ان کی نبوت و رسالت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بالکل اسی طرح کسی مسلم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کہے میں نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ نہیں رکھتا ، کیونکہ عیسائی نزول مسیح کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ : ''منظم سازش سے مسلمانوں میں عیسائیوں کا یہ عقیدہ پھیلایا گیا ہے۔ '' تو وہ بالکل ہی بے بنیاد ہے ، جس طرح یہ بات بے بنیاد ہے کہ مسیح علیہ السلام کی رسالت و نبوت کے عقیدہ اور ان کے کلمۃ اللہ ہونے کے عقیدہ کے متعلق کہنا کہ یہ ہر لحاظ سے عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو منظم سازش سے مسلمانوں میں پھیلایا گیا ہے۔

تو اصول یہ ہے عیسائی یا یہودی یا کوئی اور قوم ایک عقیدہ رکھتی ہے اور وہ عقیدہ کتاب و سنت کے موافق ہے ، کتاب و سنت میں اس عقیدہ کی تائید و تصدیق اور تاکید موجود ہے تو وہ عقیدہ اپنائیں گے ، اس پر یقین رکھیں گے تو نزولِ مسیح علیہ السلام والے عقیدہ کی کتاب و سنت نے تائید و تصدیق اور تاکید کی ہے اس لیے ہم اس کو اپنائیں گے یہ نہیں کہیں گے : ''نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ہر لحاظ سے عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ جو منظم ... الخ''

دیکھئے سائل لکھتا ہے : ''تمام انبیاء علیہم السلام وفات پاچکے ہیں جن میں عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ '' اب کوئی کہے کہ : ''وفات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ہر لحاظ سے عیسائیوں کا عقیدہ ہے ، جو منظم سازش سے مسلمانوں میں پھیلایا گیا ہے۔ '' تو سائل کا کیا جواب ہوگا ؟

پھر سائل لکھتا ہے : ''آپ ﷺ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام وفات پاچکے ہیں۔ الخ'' تو سائل کے نزدیک آپ ﷺ نے وفات نہیں پائی ، حالانکہ قرآنِ مجید میں صریح آیت کریمہ ہے : اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ والله اعلم۔

حیاتِ مسیح اور نزولِ مسیح علیہ السلام کے متعلق تفصیل درکار ہو تو ہمارے شیخ کے شیخ حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی ... رحمہما اللہ تعالیٰ ... کی مایۂ ناز کتاب عظیم ''شہادۃ القرآن'' کا مطالعہ فرمالیں۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص